سبق – 2

طوطے کی چالاکی

عرب کے ایک سوداگر نے ایک طوطا پالا تھا، بہت خوب صورت اور اچھّی آواز والا طوطا۔ سوداگر پرِندوں کی بولی جانتا تھا اور طوطے سے میٹھی میٹھی باتیں کیا کرتا تھا۔

ایک بار سوداگر ہندوستان کے سفر کے لیے تیّار ہُوا اس نے اپنے تمام نوکروں چاکروں سے پوچھا: ''اُس ملک سے تمھارے لیے کیا تحفہ لاؤں؟'' سب نے اپنی اپنی پسند کی چیزیں بتائیں۔ آخر میں طوطے کی باری آئی تو اس نے کہا۔ مجھے کچھ منگوانا تو نہیں ہے البتّہ میری قوم کے لوگوں کو میرا سَلام پہنچا دیجیے اور میرا حال بتا دیجیے۔ اُن سے کہیے کہ میں پردیس میں ہوں اور آپ نے مجھے بُھلا دیا۔ قسمت نے مجھے قید میں ڈال دیا ہے۔ آپ آزاد ہیں اور باغوں کی سَیر کرتے پھرتے ہیں۔ میں رات دِن وطن کی اور آپ کی یاد میں تڑپتا رہتا ہوں۔ اس قید سے رہائی کی کوئی صوُرت ہو تو مجھے بتایئے ورنہ میں یوں ہی گُھٹ گُھٹ کر مر جاؤں گا۔

© NCERT not to be republished

سوداگر نے طوطے کی بات بھی لکھ لی۔ جب وہ سفر کرتے کرتے ہندوستان کی سرحد میں داخل ہوا تو اُسے طوطوں کا ایک جھُنڈ نظر آیا۔ اس نے اپنی سواری روکی اور طوطے کا سلام و پیام پہنچایا۔ پیام سُنتے ہی اُن طوطوں میں سے ایک تھرتھرا کر زمین پر گرا اور ٹھنڈا ہو گیا۔

سوداگر کو بہت افسوس ہوا کہ اُس نے یہ پیغام کیوں پہنچایا۔ شاید یہ طوطا اُس طوطے کا عزیز تھا، اسی لیے صدمے سے گر کر مر گیا۔ اب وہ کیا کر سکتا تھا۔ بات جو ہونی تھی وہ ہو گئی۔ اس نے سواری آگے بڑھائی۔

کچھ دنوں کے بعد سوداگر وطن لوٹا۔ طوطے نے اپنے تحفے کے بارے میں پوچھا۔ سوداگر نے کہا: ’’اس سلسلے میں مجھے بہت رنج اُٹھانا پڑا اور تمھاری بات کہہ کر میں بہت پچھتایا۔‘‘

’’آخر ایسی کون سی بات تھی جس سے آپ کو صدمہ اُٹھانا پڑا؟‘‘ طوطے نے پوچھا۔

سوداگر بولا۔ ’’پیڑ پر طوطوں کا ایک جھنڈ بیٹھا ہوا تھا۔ جیسے ہی میں نے تمھارا سلام و پیام پہنچایا، اُن میں سے ایک طوطے کا بُرا حال ہو گیا، اس کا دِل پھٹ گیا، وہ کپکپا کر زمین پر گر پڑا اور ٹھنڈا ہو گیا۔‘‘

سوداگر کے طوطے نے جو یہ ماجرا سُنا تو وہ بھی اسی طرح کپکپایا، پنجرے میں گر پڑا اور ٹھنڈا پڑ گیا۔ سوداگر یہ دیکھ کر بہت رنجیدہ ہُوا۔ دانتوں سے انگلیاں کاٹ لیں۔ رونے دھونے لگا اور اپنے آپ کو ملامت کرنے لگا۔

’’ہائے میں نے یہ کیسی غلطی کی۔ اگر میں یہ بات نہ کہتا تو کیا حرج ہو جاتا۔‘‘

سوداگر نے رو دھو کر طوطے کو اُٹھایا اور پنجرے سے باہر پھینک دیا۔ طوطا زمین پر گرتے ہی اُڑا اور ایک پیڑ کی ٹہنی پر جا بیٹھا۔ سوداگر نے حیران ہو کر پوچھا۔ ’’یہ کیا ماجرا ہے؟‘‘

طوطے نے کہا: ’’میری قوم والے طوطے نے مجھے سبق دیا تھا کہ تو اپنے میٹھے میٹھے بول اور پیاری پیاری باتیں

© NCERT not to be republished

چھوڑ دے۔ اپنے کو مُردہ بنا دے پھر تو آزاد ہو جائے گا۔'' یہ کہا اور اُڑ کر اپنے وطن ہندوستان روانہ ہو گیا۔

1. لفظ اور معنی

سوداگر	:	تجارت کرنے والا
خوب صورت	:	اچھی شکل والا
پردیس	:	وہ ملک جو اپنا وطن نہ ہو
رِہائی	:	آزادی
عزیز	:	رشتے دار
ٹھنڈا ہونا	:	مر جانا
رنج اٹھانا	:	صدمہ برداشت کرنا
ماجرا	:	واردات
صدمہ اٹھانا	:	غم اٹھانا
دل پھٹنا	:	بہت افسوس کرنا
رنجیدہ	:	غمگین
گھُٹ گھُٹ کر مرجانا	:	تکلیف اٹھا اٹھا کر مرنا

2. غور کیجیے

- طوطے نے تحفے کے بدلے میں دوستوں کو سلام اور پیام اسی لیے بھیجا تھا کہ اُسے یہ معلوم ہو سکے کہ رِہائی کیسے حاصل کی جا سکتی ہے۔

© NCERT not to be republished

3. سوچیے، بتائیے اور لکھیے

(الف) سوداگر کِس مُلک کے سَفر پر نکلا تھا؟

(ب) طوطے نے اپنے دوستوں کو کیا بھجوایا تھا؟

(ج) سوداگر کو کس بات پر افسوس ہُوا؟

(د) طوطے کی چالاکی کیا تھی؟

4. خالی جگہوں کو نیچے لکھے ہوئے صحیح لفظوں سے بھریے

رہائی تحفے بولی صوُرت تھرتھرا کر عزیز

(الف) سوداگر پرِندوں کی .... جانتا تھا۔

(ب) اس قید سے ....کی کوئی .... ہو تو مجھے بتائیے۔

(ج) پیام سنتے ہی اُن طوطوں میں سے ایک .... زمین پر گرا اور ٹھنڈا ہو گیا۔

(د) شاید یہ طوطا اس طوطے کا .... تھا۔

(ہ) طوطے نے اپنے .... کے بارے میں پوچھا۔

5. اِن لفظوں سے جملے بنائیے

وطن خواہش سبق ماجرا صَدمہ رنج

6. اِن محاوروں پر غور کیجیے

(الف) پانی میں آگ لگانا (ب) اپنا اُلّو سیدھا کرنا (ج) آنسو پونچھنا

© NCERT not to be republished

یہ سب مُحاورے ہیں۔ مُحاورہ عام بول چال میں چند ایسے الفاظ کا مجموعہ ہوتا ہے جس میں الفاظ اپنے اصل معنی کے بجائے مختلف معنی میں استعمال ہوتے ہیں۔

- نیچے لکھے ہوئے مُحاوروں کو اُستاد کی مدد سے سمجھیے

ٹھنڈا ہونا　　دِل پھٹنا　　دانتوں سے انگلیاں کاٹنا

7. ان لفظوں کے درست اِملا پر صحیح (✓) کا نشان لگائیے

(الف) عزیز/ اجیز/ عزیج　　(ب) شوداگر/ صوداغر/ سوداگر

(ج) شدمہ/ صدمہ/ سدما　　(د) قسمت/ کسمت/ قصمت

(ہ) آضاد/ آذاد/ آزاد　　(و) گلطی/ غلطی/ غلتی

8. پڑھیے، سمجھیے اور لکھیے

(الف) سوداگر نے طوطا پالا تھا۔　　(ب) اسے طوطوں کا ایک جُھنڈ نظر آیا۔

(ج) اس کا دِل پھٹ گیا۔　　(د) دانتوں سے انگلیاں کاٹ لیں۔

پہلے جملے میں ’سوداگر‘ اور ’طوطا‘ واحد ہیں جب کہ دوسرے جملے میں ’طوطوں‘ کا لفظ جمع ہے۔ اسی طرح ’دِل‘ سے مُراد ایک دِل ہے۔ ’دانتوں‘ اور ’انگلیاں‘ ایک سے زیادہ کے لیے آئے ہیں۔

- واحد وہ اِسم ہے جو صِرف ایک شخص، چیز یا جگہ کو ظاہر کرے جب کہ دو یا دو سے زیادہ ہوں تو جمع کہتے ہیں۔

- نیچے لکھے ہوئے خانوں میں واحد کی جمع اور جمع کے واحد لکھیے

واحد	تحفہ	....	سوداگر	....	طوطا	....	قوم	....	دِل	....
جمع	....	پرندوں	....	باتیں	....	باغوں	....	دانتوں	....	پنجرے

9. کِس نے کِس سے کہا، لکھیے

(الف) ”اُس مُلک سے تمھارے لیے کیا تحفہ لاؤں؟“ ....

(ب) ”اس سلسلے میں مجھے رنج اٹھانا پڑا اور تمھاری بات کہہ کر میں بہت پچھتایا“ ....

(ج) ”آخر ایسی کون سی بات تھی جس سے آپ کو صدمہ اُٹھانا پڑا“؟ ....

(د) ”یہ کیا ماجرا ہے“؟ ....

10. ان جانوروں اور پرِندوں کی تصویروں کے سامنے ان سے متعلق گھروں کے نام لکھیے

(الف) .... میں رہتا ہے۔

(ب) .... میں رہتا ہے۔

(ج) .... میں رہتی ہے۔

© NCERT not to be republished

(د) .... میں رہتی ہے۔

(ہ) .... میں رہتا ہے۔

© NCERT not to be republished